بسم اللہ کے متعلق 18 نحوی قواعد

مترتِب: محمد فصیح الدین مصطفائی

03460728518

1. باجارہ کے نیچے ہمیشہ کسرہ ہو گا۔
2. ہر وہ اسم (جو کثیر الاستعمال ہو) اور اس کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو اس کا ہمزہ وصلی قراۃً بھی گر جاتا ہے کتابۃً بھی گر جاتا ہے۔ کیونکہ کثرتِ استعمال خفت کا تقاضا کرتی ہے۔
3. پہلا نکرہ دوسرا معرفہ مضاف و مضاف الیہ بنتے ہیں۔
4. کلام عرب میں دو اسموں پر کسرہ آتا ہے۔ ایک وہ جس کے شروع میں حرفِ جار ہو اور دوسرا مضاف الیہ ہو۔ ان دو کے علاوہ کسی اسم پر کسرہ آئے تو وہ اکثر تابع ہو گا۔
5. معرفہ مضاف نہیں ہوتا۔
6. مضاف و مضاف الیہ میں فاصلہ نہیں ہوتا۔
7. ایک مضاف کے دو مضاف الیہ نہیں آتے۔
8. دو معرفے اکٹھے آئیں تو اکثر موصوف صفت بنتے ہیں۔
9. صفت کی آگے صفت نہیں آتی۔
10. اللہ کے صفاتی ناموں کی ابتداء میں اگر الف لام آئے تو وہ عہدِ خارجی (معیّن ذات) کا ہو گا۔
11. صیغہ صفت (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسمِ تفضیل، اسمِ منسوب، اسمِ مبالغہ اور وہ اسمِ جامد جو مشتق کی تاویل میں ہو) کا فاعل و نائب فاعل نکالنا کر یوں کہنا ہے کہ صیغہ صفت اپنے فاعل یا نائب سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر جو آگے یا پیچھے کے لئے بنے گا وہ بنائیں گے۔
12. اللہ کے نام کی صفت جب آئے تو وہ مدح کے لئے ہو گی۔ کیونکہ کبھی صفات احتراز کے لئے بھی آتی ہیں۔

13. جار مجرور مل کر ہمیشہ کسی کے متعلق ہوتے ہیں بشرطیکہ جار زائدہ نہ ہو۔ جو حرفِ جار زائدہ ہو گا وہ کسی کے متعلق نہیں ہو گا۔ جس کے متعلِق ہوں گے اسے متعلَق کہتے ہیں۔ اور وہ متعلَق فعل ہو گا یا مصدر یا اسمِ فاعل یا اسمِ مفعول یا صفتِ مشبہ یا اسمِ تفضیل ہو گا۔

14. متعلَق اگر عبارت میں موجود ہو تو جار مجرور مل کر ظرفِ لغو ہو گا اگر عبارت میں موجود نہ ہو تو جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر متعلق ہو گا۔

15. ہر فعل کے لئے فاعل کا ہونا ضروری ہے۔

16. فعلِ مضارع کے تین صیغے (واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم) کا فاعل ہمیشہ اسمِ ظاہر ہو گا۔

17. جو ضمیر مستتر ہو وہ ضمیر مرفوع متصل ہو گی۔

18. کبھی بظاہر ایک جملہ خبریہ ہوتا ہے لیکن معنیً انشائیہ ہوتا ہے۔